وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب
مسمیٰ بہ
خیرالفتویٰ لدفع الطغویٰ
المعروف
ذو معنی الفاظ اور ان کا حکم

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	خیر الفتویٰ لدفع الطغویٰ
المعروف بہ	:	ذو معنی الفاظ اور ان کا حکم
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	18/ جمادی الثانی 1425ھ/مطابق 5/اگست 2004
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	خطبہ کتاب	4
2	مفتی عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ جامعہ اسلامیہ لاہور	6
3	نوٹ وتبصرہ	6
4	مفتی غلام سرور مدظلہ جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور	8
5	مفتی محمد ابراہیم قادری مدظلہ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر	9
6	مولانا محمد احمد یار مدظلہ جامع مسجد غلہ منڈی اوکاڑہ	12
7	مفتی محمد گل احمد خان مدظلہ درسگاہ عالیہ نقشبندیہ آزاد کشمیر	13
8	مولانا ابوالطفیل قادری مدظلہ جامعہ جنیدیہ غفوریہ پشاور	15
9	مفتی شفاعت رسول نعیمی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر	17
10	مفتی سبحان رضا خاں مدظلہ العالی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف	18
11	مفتی ابوالمنصور نذیر احمد مدظلہ دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ حافظ آباد	19
12	مفتی محمد ایوب ہزاروی دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ	20
13	مفتی غلام یاسین صاحب مدظلہ جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ	22
14	مفتی حبیب اللہ قادری رضوی دارالعلوم قادریہ دیر سرحد	23
15	قاری عبدالمجید چشتی جامعہ عربیہ فریدیہ پاک پتن شریف	25
16	حضرت مولٰینا محمد سلطان نعیمی مدظلہ مدرسہ غوثیہ حقانیہ تھرپارکر	26
17	صاحبزادہ احمد عاصم سلیم سجادہ نشیں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور	28
18	کیسا ہے قانون مول آنہ　　محمد جواد رضا خاں جامؔی	37

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و اٰلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

''اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔''

چنانچہ داماد وسسر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے استعمال کرنے پر اختلاف ہوا' ایک فریق حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے ان الفاظ کے استعمال کو بلا شبہ جائز کہتا اور حرمت واہانت نیت پر موقوف کرتا' فریق ثانی اس استعمال کو اہانت اور گستاخی کہتا' چنانچہ فریق اول نے اپنے حمایتی اور ہمدردان مفتیوں سے فتوے طلب کئے' لہٰذا ہند و پنجاب کے مولویوں نے اس امر کے جواز پر فتوے دیئے اوران مولویوں کے سربراہ اور امام مفتی ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری المعروف محدث کبیر نے اس کی اس طرح وضاحت فرمائی :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں (معاذ اللہ) داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر' اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے' ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔''

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ تعریف وتعارف کے قصد سے اور قصد نام ہے ارادۂ قلب کا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا' اور صریح لفظ شنیع وقبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ ورسول کو برا کہنا اسی وقت کلمہ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو؟ ورنہ باتوں باتوں (قرینہ) میں جتنا چاہے برا کہہ جائے کفر وکلمہ کفر نہیں؟''

(الکوکبۃ الشھابیہ صـ 30 ھندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

پھر یہی محدث کبیر لفظ داماد وسسر کی توضیح وتعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد وسسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

سبحان اللہ! الفاظ بقلم خود صریح اہانت پر دال اور تعریف وتعارف کا دعویٰ؟ یہ تفقہ فی الدین ہے' اور محدث کبیر کی سند؟ پھر لکھتے ہیں: '' مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں قصد قلب کارد فرمایا اسی قرینہ کا بھی رد فرمادیا' قرینہ یعنی باتوں باتوں میں......الخ'

اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینہ سے
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

البتہ لفظ سسر وداماد کی یہ تعریف کرنا کہ ''اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج ہیں'' اس سے ہم بھی اتفاق کرتے ہیں' چنانچہ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص ان الفاظ کو جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے استعمال کرنا بے کراہت جائز کہے اس کے متعلق شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے' اس باب میں دردمندان اہلسنت نے علمائے دین ومفتیان شرع متین سے استفتا کئے اس کے جواب میں جو فتوے فقیر کو عنایت فرمائے گئے فقیر نے ان کو جمع کر کے فلاح دین ونفع مسلمین کی خاطر طبع کرادیا ؎

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

فتوے حسب ذیل ہیں' اللہ عزوجل شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد وہدایت کا سبب بنائے۔

امین بجاہ حبیک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ابداً ابداً

فقیر محمد عبدالوھاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

جمعرات جامع البرکات

18/ جمادی الثانی 1425ھ مطابق 5/ اگست 2004ء

مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

جامعہ اسلامیہ' لاھور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔

اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟

............بینوا توجروا............المستفتی ....عبیدالرضا قادری ....کراچی

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

امام علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ!) گالی دے یا آپ کو عیب لگائے یا آپ کی ذات میں یا نسب میں یا دین میں یا آپ کی کسی صفت میں نقص ثابت کرے ....تو وہ شخص آپ کو گالی دینے والا ہے اور گالی دینے والے کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے' اوراس میں کسی صورت کا استثناء نہیں ہے۔'' (شفاء شریف طبع ملتان ج 2 ص 189)

یہ تو گالی دینے والے کا حکم ہے! اور زید پلید نے جو بات کہی ہے' وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے' کیونکہ اس نے تو گالی دینے اور توہین کرنے کا پھاٹک کھول دیا ہے' ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرہ اسلام سے خارج اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اور لعنت کا مستحق اوراس پر پاکستان کے قانون کی شق 295/C لاگو ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبدالحکیم شرف قادری..................جامعہ اسلامیہ ' لاھور

واللہ تعالیٰ اعلم
محمد عبدالحکیم شرف قادری
جامعہ اسلامیہ لاہور

نوٹ

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے الفاظ ہیں جو اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں؟ مفتی ضیاء المصطفیٰ مبارکپوری اپنے فتویٰ میں رقمطراز ہیں:

''یہ الفاظ (سسر اور داماد) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہیں۔''

معلوم یہ ہوا کہ لفظ سسر اور داماد اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں' لہٰذا علمائے معتدین کے فتاویٰ کے مطابق سسر اور داماد کہنے والا گالی دینے والا ہے اوراس کا حکم علمائے معتدین کے فتاویٰ سے ظاہر ہے۔

اوراس کیلئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون میں دفعہ C / 295 موجود ہے۔جیسا کہ مفتی عبدالحکیم شرف قادری صاحب جامعہ اسلامیہ لاہورفرماتے ہیں :

''زید پلید نے جو بات کہی ہے' وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے' کیونکہ اس نے تو گالی دینے اورتوہین کرنے کا پھاٹک کھول دیا ہے' ایسا شخص اگر مسلمان تھا تو دائرہ اسلام سے خارج اوراللہ تعالیٰ کے قہر وغضب اورلعنت کا مستحق اوراس پر پاکستان کے قانون کی شق C / 295 لاگو ہوگی۔''

مفتی غلام سرور صاحب مدظلہ

جامعہ رضویہ ٹرسٹ، ماڈل ٹاؤن لاہور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب.................سائل: مسز خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وھو الموافق للصواب

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے توہین اور تنقیص کے الفاظ جائز سمجھنے والا مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ اس کے نکاح سے نکل گئی، اور وہ بعد از عدت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

مسلمانوں کا اس سے میل ملاپ اٹھنا بیٹھنا سلام وکلام حرام ہے، اگر بیمار ہو جائے تو تیمارداری حرام، مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت حرام جنازہ کے ساتھ جانا حرام اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا حرام ہے، اور وہ شخص واجب القتل ہے، کتاب الشفا میں ہے:

اجمعت الامة علیٰ قتل متنقصه من المسلمین وسابه قال اللہ تعالیٰ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً

''امت کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کمی کرنے والا اور آپ کو گالیاں دینے والا واجب القتل ہے۔''

(کتاب الشفاء: 353)

لہٰذا یہ شخص بھی واجب القتل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

حافظ محمد ربنواز نائب مفتی جامعہ رضویہ

ماڈل ٹاؤن لاہور 19-5-2004

الجواب صحیح

مفتی غلام سرور مفتی جامعہ رضویہ

ماڈل ٹاؤن لاہور 20-5-2004

مفتی محمد ابراهیم قادری

جامعه غوثیه رضویه ٹرسٹ باغحیات علیشاه سکهر

بانی مفتی اعظم مفتی محمد حسین قادری رضوی برکاتی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا بالثواب............ سائل: مسز خان

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب

زید جھوٹ بولتا ہے جو کلمات اہانت و دشنام کے مروج ہیں ان کا استعمال حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں بولنا کفر ہے اور قائل واجب القتل ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان جب حاضر بارگاہ اقدس ہوتے اور سرکار کی گفتگو سنتے اور کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو راعنا کہہ کر اس بات کے دہرانے کی درخواست پیش کرتے کچھ یہودی راعنا کو کھینچ کر پڑھتے اور راعینا کہتے راعنا کا معنی ہے ہماری رعایت فرمایئے اور راعینا کا معنی ہے ہمارا چرواہا۔ یہودی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں راعینا کا لفظ بولتے العیاذ باللہ صحابہ کرام ان کی اس جرأت کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا سدباب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ

”ترجمہ: اے ایمان والو! میرے حبیب کی شان میں راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور اچھی طرح بات سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔“

آپ نے دیکھا کہ راعنا کا لفظ صحابہ کرام بولا کرتے تھے جس کے اصل معنی میں توہین کا کوئی شائبہ نہیں مگر دشمنان دین نے اسی لفظ میں ذرا سا تغیر کرکے اسکے معنی بدل دیئے تو حق تعالیٰ کو گوارا نہ ہوا اور ایسے لفظ کا استعمال اپنے حبیب کی شان میں بولنا حرام قرار دیا جس سے کوئی بے ادبی کی راہ نکال سکے۔

پھر الفاظ دشنام واہانت صریح ہوں ان کی حرمت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ علماء نے انبیاء علیہم السلام کے دشنام طراز کے کفر پر اجماع نقل کیا ہے اور ایسے شخص کو واجب القتل قرار دیا ہے بلکہ اس کی توبہ کو نا قابل قبول قرار دیا ہے تنویر الابصار و درمختار

میں ہے (وکل مسلم ارتد فتوبة مقبولة الا لکافر بسب النبی)فانه یقتل حدا و لا تقبل توبته مطلقاً ولو سب اللہ تعالیٰ قبلت لانه حق اللہ تعالیٰ و الاول حق عبد لا یزول بالتوبة ومن شک فی عذابه و کفره کفر

''ترجمہ: ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر شاتم رسول' کہ اسے بطور حد قتل کیا جائیگا' اوراس کی توبہ کسی حال میں قبول نہیں' اوراگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے' اور پہلا حق بندے کا ہے' تو محض توبہ سے معاف نہیں اور جس نے شاتم رسول کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ (بھی) کافر ہوگیا۔''

علامہ ابن عابدین شامی درو عن بزازیہ سے ناقل ہیں :

قال ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون ان شاتمة کافر و حکمه القتل و من شک فی عذابه و کفره کفر صفحه 400 جلد3 مطبوعه مصر

''ترجمہ: ابن سحنون مالکی نے کہا اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے' کہ شاتم رسول کافر اور اس کا حکم قتل ہے' اور جس نے اس کے عذاب وکفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔''

حضرت قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں فرماتے ہیں :

ان جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او عابه او الحق بد نقصاً فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشیء علیٰ طریق السب او الازراء علیه او التصغیر بشانه او الغض منه او العیب له فهو ساب و الحکم فیه حکم الساب(صفحه 335جلد 4 شرح الشهاب علی الشفاء)

''ترجمہ: جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی ذات میں عیب نکالے یا آپ کی ذات شریفہ میں یا نسب پاک میں یا آپ کی عادات طیبہ میں سے کسی عادت شریفہ میں نقص نکالے یا آپ کی شان میں کنایۃً نازیبا بات کہے یا بطور توہین وتنقیص آپ کو کسی شے سے تشبیہ دے یا آپ کی شان میں تصغیر کا استعمال کرے یا معمولی سا نقص بیان کرے یا عیب نکالے' تو ایسا شخص شاتم ودشنام طراز ہے اور ایسے شخص کا وہی حکم ہے جو دشنام طراز کا ہے۔''

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام کی شان میں الفاظ دشنام کا استعمال جس طرح کفر ہے اسی طرح اشارہ کنایہ میں اہانت بھی کفر ہے' پھر صریح الفاظ دشنام واہانت کے کفر ہونے میں کیا شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پھر جس طرح دشنام طراز کافر ہے' ایسے الفاظ دشنام واہانت کے استعمال کو جائز کہنے والا بھی کافر ومرتد ہے' جیسا کہ درمختار ردالمحتار سے گذرا کہ جو ایسے کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ زید پر توبہ لازم ہے نئے سرے سے کلمہ پڑھے' اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور حاکم اسلام حکم قتل بھی جاری کرسکتا ہے' اور توبہ کرنے کی صورت میں

بھی حکم قتل دیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد ابراهیم القادری الرضوی غفرله......مفتی و شیخ الحدیث جامعه غوثیه رضویه

21جون2004ء 2جمادی الاولیٰ1425ھ

مفتی محمد ابراہیم قادری
مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ
سکھر

مولانا مفتی محمداحمد یار مدظلہ

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی' اوکاڑہ پنجاب

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ

زید کا کہنا اہانت اور دشنام کے رائج الفاظ کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق جائز ہے' نہایت ہی قبیح اور مردود قول ہے' زید مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عظمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائل نہیں ہے۔ ایسے عقیدے والا اور اس کا مؤید دونوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ زید ان اہانت اور دشنام کے رائج الفاظ کو اپنے ماں باپ استاد کے متعلق استعمال کو جائز نہیں سمجھتا بلکہ بے ادبی اور گستاخی جانتا ہے' کیا یہ زید اپنے ماں باپ استاذ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاذ اللہ افضل جانتا ہے؟ ایسے شخص کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ تفصیلی جواب رسالہ میں دیکھ لیں۔

احمد یار غفرلہ...... خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

احمد یار غفرلہ
خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

(ساتھ ہی علامہ صاحب نے 'گستاخ رسول کی شرعی سزا' از: مولانا غلام علی اوکاڑوی ارسال کی ہے)

مفتی محمد گل احمد خان مدظلہ

درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دار لعلوم والعمل ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......الجواب وھو الموافق للصواب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ حامداً و نصلیاً و مسلماً

منصب نبوت ورسالت آیات صریحہ بینہ سے واضح ومتعین ہے' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (البقرۃ : 104)

''ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو' اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر عنایت فرمائیں' اور پہلے سے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

شان نزول : جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام کو تبلیغ فرماتے تو جنہیں بات اچھی طرح سمجھ نہ آتی' وہ عرض کرتے راعنا کہ ہماری رعایت فرمائیں' یہودیوں کی زبان میں راعنا کا کلمہ سوء ادبی کیلئے استعمال ہوتا اس لئے وہ شرارت سے راعنا کہتے۔

ایک دن یہودیوں کی زبان سے یہ کلمہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن لیا' تو آپ نے یہودیوں کو فرمایا کہ اگر آج کے بعد میں نے تمہاری زبان سے یہ کلمہ سنا تو تمہاری گردن اڑا کے رکھ دوں گا' یہود بے کہا کہ مسلمان بھی یہی کہتے ہیں' جب حضرت سعد رنجیدہ خاطر ہوکر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچے تو درج بالا آیت مبارکہ نازل ہوئی اور راعنا کہنے کی ممانعت کرتے ہوئے کہا گیا کہ آئندہ راعنا نہیں کہنا بلکہ انظرنا کہنا۔

نیز یہ بھی بتا دیا گیا کہ جب حضور علیہ السلام ارشاد فرمانے لگیں تو پہلے ہی سے بغور سن لیا کرو تاکہ دوبارہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے' مفسرین فرماتے ہیں کہ :

''اس آیت اور دیگر آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر اور کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے' اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا منع ہے۔''

نیز سورہ توبہ آیت 61 میں ہے :

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

''جورسول اللہ کوتکلیف پہنچاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

نیزسورہ توبہ کی آیات نمبر 64‘65‘66 کی تفسیر میں ہے کہ :

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے‘ چاہے درحقیقت گستاخی ہو یا بطور ہنسی و مذاق۔''

نیزسورہ احزاب آیت 57 کی روشنی میں :

''اللہ اوراس کے رسول کوستانے والا دنیا وآخرت میں ملعون ہے‘اوراللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب تیارکر رکھا ہے۔''

نیزسورہ حجرات آیت نمبر 2 کہ :

''ایمان والو! نبی کی آواز سے اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور آپ کے پاس چلا کر بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو‘ کہیں تمہارے اعمال تباہ نہ ہو جائیں‘اورتمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

آیات بالا کی روشنی میں سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کلمات ادب استعمال کرنا فرض‘اورسوءادبی کے کلمات استعمال کرنا خواہ ہنسی کے طور پر ہی کیوں نہ ہو‘نا قابل معافی جرم اورکفرصریح‘اورسوءادبی والے کلمات استعمال کرنے والا گستاخ رسول اورواجب القتل ہے!۔

و اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد گل احمد خان عتیقی خادم التدریس

درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دار العلوم و العمل

ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

21-6-2004/2جمادی الاول 1425ھ

مفتی محمد گل احمد خان عتیقی خادم التدریس درسگاہ عالیہ نقشبندیہ دار العلوم و العمل ڈھانگری بالا میر پور آزاد کشمیر

مولانا مفتی ابوالطفیل قادری مدظلہ

ناظم اعلیٰ جامعہ جنیدیہ غفوریہ

جمرود روڈ پشاور پاکستان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

ہر وہ لفظ جس کا وضع کسی معنی کیلئے کیا گیا ہو استعمال کے وقت اس کا وہی معنی وہی مفہوم اور وہی ارادہ متکلم کا مقصود ہوتا ہے۔ لفظ دشنام اور اہانت کے معنی رکھنے والے الفاظ ظاہر ہے کہ بامعنی الفاظ ہیں اور نعوذ باللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت کو جواز کیا؟ صریحاً کفر ہے۔

اور جو جواز کے قائل وہ گویا کہ کفر کی حقانیت کے قائل ہیں دشنام اور اہانت پر بندے کو ایذا پہنچتی ہے قرآن فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

''وہ لوگ جو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایذا اور تکلیف دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

(القرآن پارہ 10)

''کعب بن اشرف نے سب وشتم کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے رسول خدا کو ایذا دی کون ہے جو اس کو قتل کرے چنانچہ محمد مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ملعون کو قتل کیا۔''

(بخاری شریف راقم الحدیث 4037 ابو داؤد شریف: 2868 مسلم شریف: 1890)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے اپنی ام ولد باندی کو قتل کیا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کررہی تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا خبردار اس کا خون رائیگاں ہے۔''

(ابو داؤد سنن نسائی)

''عمیر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشرکہ بہن کو قتل کرڈالا کیونکہ وہ سب وشتم کررہی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔'' (المعجم الکبیر رقم الحدیث 124)

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ یہودیہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کرتی تھی ایک شخص نے اس کا

کام تمام کردیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کاخون رائیگاں رائیگاں قرار دیدیا۔"

(السنن الکبریٰ جلد 9 صفحہ 200)

اب فقھاء اور ائمہ حضرات

علامہ ابن المنذر نے کہاہے کہ :

"عام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالی دی اس کو قتل کرنا واجب ہے۔"

(امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام لیث رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے، اور آگے علامہ قرطبی رقمطراز ہیں کہ :

"جو ذمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ کو تعریضاً کنایتاً برا کہے، یا آپ کی شان میں کمی کرے یا آپ کی ایسی صفت بیان کرے جو کفر ہو تو اس کو قتل کردیا جائے۔" (الجامع لاحکام القرآن جز 8 صفحہ 20، 21)

ابو الطفیل قادری ناظم اعلیٰ جامعہ جنیدیہ غفوریہ

بحکم علامہ محمد نور الحق القادری مدظلہ

16/06/2004

ابوالطفیل قادری ناظم اعلیٰ جامعہ جنیدیہ غفوریہ العظیم
بحکم علامہ محمد نور الحق القادری مدظلہ
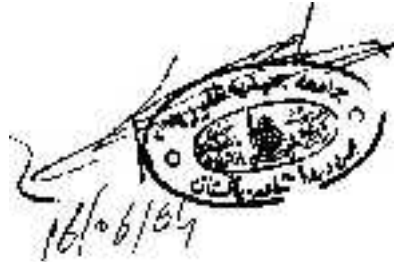
مفتی شفاعت رسول نعیمی مدظلہ

دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، صاحبداد گوٹھ ملیر کراچی

کیاحکم شرع ہے اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہے، ان کا استعمال حضورا کرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز ہے۔

بینوا توجروا............ محمد عبدالمصطفیٰ القادری الرضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.................الجواب ہو الموافق للصواب

صورت مسئولہ میں زید کا قول ہرگز درست نہیں، مفتی احمد یار خاں قدس سرہ نے لاتقولوا راعنا کی تفسیر میں فرمایا ہے :

''حضور کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگر چہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے۔ نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور کیلئے استعمال نہ کئے جائیں، تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے الخ۔''

(تفسیر نور العرفان صفحہ : 24)

اور تفسیر قرطبی میں ہے : فیھا دلیل علیٰ تجنب الالفاظ المحتملة التی فیھا التعریض للتنقیص والغض

''یعنی اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر ایسے الفاظ کا استعمال بارگاہ رسالت میں ممنوع ہے، جس میں تنقیص اور بے ادبی کا احتمال تک ہو۔''

اور سیدنا امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے شخص کو حد قذف لگانے کا حکم دیا ہے، اور **علامہ مفتی عبدالوھاب حنفی رضوی قادری مدظلہ العالی** نے اس مسئلہ پر باقاعدہ کتاب تحریر فرمائی ہے، زیادہ تفصیل کیلئے حضرت مفتی صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

شفاعت رسول نعیمی عفی عنہ المسئول

الاستاذ فی دار العلوم مجددیہ نعیمیہ

ملیر کراتشی

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

۲۱ جون ۲۰۰۴ء

کتبہ شفاعت رسول النعیمی عفی عنہ المسئول

ملیر کراچی

مفتی سبحان رضا خاں دامت برکاتہم

دارالافتاء منظر الاسلام' بریلی شریف ہندوستان

استفتاء:.......السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں علمائے ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید کہتا ہے جو الفاظ اہانت اور گالی کے لئے بھی جن کا استعمال رائج ہے ان کا استعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ان کا استعمال جائز بتاتا ہے ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔

............بینوا توجروا............سگ غوث و رضا ....خلیل احمد قادری رضوی

الجواب اللّٰھم ھدایت الحق والصواب معاذاللہ رب العٰلمین

الفاظ اہانت اور گالی کا استعمال حضور انور سید اطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جائز بتانے والا ہرگز مسلمان نہیں' قطعاً یقیناً کافرومرتد خارج از اسلام ہے' اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ادنیٰ توہین کفر ہے' اس شخص پر فرض کہ فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان بنے' اسلام میں داخل ہو' اگر بیوی رکھتا ہے تو اس سے بمہر جدید اگر وہ چاہے تو از سر نو نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ'......دارالافتاء منظر الاسلام بریلی شریف

نوٹ: یہ فتویٰ بذریعہ ای میل موصول ہوا ہے۔

مفتی ابوالمنصور نذیر احمد مدظلہ

دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ

منڈی سکھیکی حافظ آباد

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جوالفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرکے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

الجواب بعون الملک الوھاب

برتقدیر صدق سائل مذکورہ صورت مسئلہ میں وہ شخص جو الفاظ دشنام کیلئے رائج ہیں وہ الفاظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کیلئے استعمال کرتا ہے' کفر ہے۔ وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے' ایسا شخص مرتد ہے کافر ہے' کما ورد فی الشفاء قاضی ایاض بن موسیٰ بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ ۳۷۲

او شک فی شیء من ذالک فھو مرتد

''جوشخص انبیاء کی تکذیب اورتنقید کرتا ہے وہ شخص مرتد ہے۔''

لہٰذا مذکورہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مرتد ہے اس کے ساتھ مسلمان میل ملاپ نہ کریں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اس سے مسلمان کنارہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

الراقم ابوالمنصور نذیر احمد غفرلہ

خادم دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ

منڈی سکھیکی حافظ آباد

الراقم ابو المنصور نذیر احمد غفرلہٗ خادم دارالعلوم چشتیہ نظامیہ رضویہ فیض نقشبندیہ منڈی سکھیکی حافظ آباد

مفتی محمد ایوب ہزاروی

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ' ہری پور ہزارہ

کیا فرماتے ہیں' علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں ان کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب سائل: مسز خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول مکرم نبی محتشم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی تعظیم وتوقیر واجب ہے' اور جن کی محبت ایمان ہے' ان کی توہین کرنا گالی دینا یا آپ کی ذات وصفات میں یا قول فعل اور نسب میں طعن کرنا غرض یہ کہ کسی بے ادبی وگستاخی کے لفظ کو آپ کی طرف زبان تحریر سے منسوب کر نا آپ کو اذیت پہنچانا کفر ہے۔

ا...... ﴿فرمان خداوندی ہے :إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً......(پ: ۲۲)

''جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی طرح بھی دکھ پہنچایا وہ لعنتی اور جہنمی ہے۔''

اس آیت کے تحت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

من اذیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بطن فی شخصه او دینه او نسبه او صفة من صفاته او بوجه من وجوہ الشین فیه صراحةً او کنایةًاو تعریضاً او اشارةً کفر لعنه اللّٰہ فی الدنیا والآخرة واعدله عذاب جھنم قال ابن ھمام کل من البغض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بقبله کان مرتدا فالساب بالطریق الاولیٰ و یقتل حدا فلا تقبل توبته فی اسقا القتل قالو ھٰذا مزھب اھل الکوفه وما لک ونقل عن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه لا فرق بین ان یجی تائبا بنفسه او شھدا علیه بذالک......

(تفسیر مظھری)

''جو شخص آپ کی ذات دین نسب یا کسی صفت میں طعن کرے وہ کافر ہے' امام ابن ھمام فرماتے ہیں آپ سے بغض رکھنے والا مرتد ہے' جو آپ کو گالی دے وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہے۔''

۲...... ﴿فرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (پ : ۲)

یہود کے ہاں لفظ راعنا گالی تھا وہ یہ لفظ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے استعمال سے منع فرمایا :

وکان ھٰذا لفظ سبا قبیحا بلغة الیھود............ وللکٰفرین یعنی الیھود الذین سبوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مظھری پارہ : ۲)

۳......﴾فرمان خداوندی ہے : قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (پ : ۱۰)

اس آیت کریمہ میں اللہ اس کی آیات اور رسول کے ساتھ استہزاء کو کفر قرار دیا گیا۔مولوی عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں : فقہاء نے یہ مسئلہ بھی مستنبط فرمایا ہے کہ کلمہ خواہ ارادہ سنجیدگی سے ادا کیا جائے، خواہ محض خوش طبعی کے طور پر ہو حکم شرعی کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں۔'' (تفسیر ماجدی)

ہمارے فقہاء محدثین اور اسلاف کی گستاخ رسول سابی رسول کی تکفیر پر تصریحات موجود ہیں یہاں پر صرف تین آیات پر اکتفا کیا گیا ہے۔

الراقم محمد ایوب ہزاروی

مدرس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ھری پور ہزارہ

16/ جون 2004ء

الراقم محمد ایوب ہزاروی مدرس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ 16 جون 2004

مفتی غلام یاسین صاحب مدظلہ

جامعہ حنفیہ اشرف المدارس٬ اوکاڑہ پنجاب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے٬ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی عبیدالرضا قادری کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم...... الجواب اقول وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

معلوم یہ ہوتا ہے کہ سائل خود بھی اس مسئلہ کا شرعی حکم جانتا ہے٬ نامعلوم کیوں ہم سے جواب کا طالب ہے۔

پھر یہ مسئلہ ایسانہیں جو امت کے درمیان تفرقہ کا باعث ہو وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے آج سے سینکڑوں برس پہلے 'الصارم المسلول' نامی کتاب لکھ کر اس کا حکم یعنی شاتم رسول کا حکم واضح کر دیا٬ نہیں نہیں بلکہ اس سے بھی پہلے قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف کے اندر نہایت تفصیل سے مذکورہ بالا مسئلہ کی تشریح وتوضیح فرمادی ہے٬ بلکہ اس کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے ان کی تائید فرمائی ہے۔

بےادب وگستاخ رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جس سزا کا حقدار ہے٬ وہ ایک مسلمان کیلئے مخفی اور پوشیدہ نہیں٬ صرف ایک حدیث پاک لکھ کر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال! قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یؤمن حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ) (مشکوۃ شریف ۱۲)

واللہ اعلم بالصواب

استکتبہ خادم العلم والعلماء

الحافظ غلام یاسین

مفتی دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس

اوکاڑہ ۲۲/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ
إنما شفاء العي السؤال
محرری واراکین
جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

استکتبہ خادم العلم والعلماء
الحافظ غلام یاسین غفرلہ مدرس دارالعلوم
جامعہ حنفیہ اشرف المدارس
اوکاڑہ ۲۲ جمادی الاول
۱۴۲۵ھ

مفتی حبیب اللہ قادری رضوی

دارالعلوم قادریہ (رجسٹرڈ) اسبنڑ بازار

تحصیل ادینزائی (دیر) رجسٹر نمبر ۱۲۵۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ''سسرا اور داماد'' عرف ولغت میں یہ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے' اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان الفاظ کا استعمال کرنا بلا کراہیت جائز ہے' شریعت مطہرہ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

سگ بارگاہ رضا...... خلیل احمدقادری رضوی' کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الٰہ واصحابہ اجمعین

امابعد! انسانی جذبات کا یہ فطری تقاضا ہے کہ جس ہستی یا چیز سے والہانہ محبت ہو اس کی توہین وتنقیص نا قابل برداشت ہوتی ہے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب بھی یہ ہے کہ دل وجان سے آپ کی نبوت ورسالت کا مانا جائے' اور تمام مخلوق سے زیادہ آپ سے محبت کی جائے' اور اسی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی لفظ یا کلمہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسا استعمال نہ کریں جس سے آپ کی تنقیص ہوتی ہو یا ایسا لفظ جس میں بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو' یہی مطلوب شرعی ہے۔

چنانچہ یہود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کرتے ہوئے ایسا لفظ استعمال کرتے تھے' جس سے گستاخی کا پہلو نکلتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال کرنے سے منع فرمایا' علامہ قرطبی لکھتے ہیں......:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راعنا کہتے تھے' یعنی ہماری رعایت فرمایئے اور ہماری طرف التفات اور توجہ فرمایئے جب کوئی بات سمجھ نہ آتی تو وہ اس موقع پر کہتے تھے راعنا ہماری رعایت فرمائیں یہود کی لغت میں یہ لفظ بددعا کے لئے تھا' اور اس کا معنی تھا' سنو تمھاری نہ سنی جائے انھوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور کہنے لگے کہ پہلے ہم ان کو تنہائی میں بددعا دیتے تھے اور اب لوگوں میں اور برسر مجلس ان کو بددعا دینے کا موقع ہاتھ آیا' تو وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے راعنا کہتے تھے' اور آپس میں ہنستے تھے' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہود کی لغت کا علم تھا' انہوں نے جب ان سے یہ لفظ سنا تو انہوں نے کہا' تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر میں نے آئندہ تم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ لفظ کہتے ہوئے سنا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا' یہود نے کہا' کیا تم لوگ یہ لفظ نہیں کہتے؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی' (اے ایمان والو! (اپنے رسول سے) راعنا نہ کہو انظرنا کہو اور ابتداء (غور سے) سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے) (سورۃ البقرۃ ۱۰۴)

تا کہ یہود کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ صحیح لفظ کو غلط معنی میں استعمال کریں، اور پہلے ہی سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات غور سے سن لیا کرو، تا کہ یہ نوبت نہ آئے۔" (الجامع الاحکام القرآن ج:۲ص ۵۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس لفظ میں توہین کا معنی نکلتا ہو اس لفظ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کرنا ناجائز ہے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر ہے، قاضی عیاض مالکی تحریر کرتے ہیں :

محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے، اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے، اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے، اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔" (الشفاج ۲ص ۱۹۰)

رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :

''شاعر جو اپنے اشعار میں آنخضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

جواب: یہ الفاظ قبیح بولنے والا اگر چہ معنی حقیقیہ معانی ظاہرہ خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے، مگر تاہم ایہام گستاخی اہانت واذیت ذات پاک حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا سے صحابہ کو منع فرمایا، انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد کیا، حالانکہ مقصود صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہرگز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت وگستاخی جناب رسالت کا تھا؛ لہٰذا حکم ہوا: لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا اور علیٰ ہٰذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا، مجلس شریف آنخضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بوجہ اذیت و گستاخی معاذ اللہ نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا، مگر چونکہ اذیت وبے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب ص ۷۱)

مندرجہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات خوب روشن ہوجاتی ہے کہ ''سسر و داماد'' عرف ولغت میں اگر چہ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے، اسی وجہ سے ان جیسے الفاظ کا استعمال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حرام اور ناجائز ہے، اور جو شخص یہ جانے کہ یہ الفاظ دشنام کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں، پھر بھی وہ استعمال کرے تو وہ شرعاً گستاخ وبے ادب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم

فقط حبیب اللہ قادری رضوی

قاری عبدالمجید چشتی

جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ' گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی عبیدالرضا قادری' کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...... نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی سلام مسنون! آپ نے جناب پیر عبدالحمید صاحب کے نام مکتوب گرامی لکھاہے' عرض یہ ہے کہ پیر صاحب گذشتہ دوسال ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں' اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

باقی آپ نے جس مسئلہ کے بارے میں پوچھا ہے' یہ تنانازک اوراہم مسئلہ ہے کہ علمائے امت کا بالا جماع اس پر اتفاق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں گستاخانہ بےادبی اوراہانت آمیز الفاظ کہنا تو ایک طرف ایسا سوچنا بھی یہ کھلم کھلا منافقت کی نشانی ہے' جو شخص یہ الفاظ کہے یا دشنام طرازی کو جائز سمجھے بالاجماع کافر اور ملحد زندیق اور مرتد ہے جو ایسے شخص کے بارے میں یہ سمجھے کہ یہ شخص مسلمان ہے تو وہ بھی کافر ہے اور منافق ہے اس بارے میں سورۃ الاحزاب کا مطالعہ فرمالیں اہل محفل کو سلام۔

فقط و السلام

قاری عبدالمجید چشتی

ناظم جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ

گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

فقط والسلام
قاری عبدالمجید چشتی
ناظم جامعہ عربیہ فریدیہ رجسٹرڈ
گودڑی بابا صاحب پاک پتن شریف

حضرت مولٰینا محمد سلطان نعیمی مدظلہ

مدرسہ غوثیہ حقانیہ......تھر پارکر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اوراس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی عبیدالرضا قادری کراچی

جواب

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا بالاجماع کفر ہے' اور توہین کرنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے' جیسے (امام) قاضی عیاض مالکی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لکھتے ہیں :

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر

(الشفاء جلد 2 صفحہ 195)

''ترجمہ: محمد بن سحنون نے کہا ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے' اوراس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے' اورامت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے' اور جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''......اس طرح امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں :

ما صرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا وغیرھم

(نسیم الریاض جلد 4 صفحہ 381)

''یعنی: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔'' **وقال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احد من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلماً**........(رسالہ گستاخ رسول کی سزا)

''یعنی: امام ابوسلیمان الخطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والے نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی ہو' میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں' جس نے اس کے قتل کرنے میں اختلاف کیا ہو۔''

علماء اہل سنت کا بالاجماع اتفاق ہے جو شخص رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی گستاخی کرتا ہے' وہ کافر اور واجب القتل ہے' اگر

آپ کو تفصیل مطلوب ہو' اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے فتویٰ اور حضرت علامہ سید سعید احمد کاظمی علیہ الرحمہ کے فتویٰ اکھٹے 'انجمن انوارالقادریہ ٹرسٹ' والوں نے 'گستاخ رسول کی شرعی سزا' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے' اس کو دیکھ سکتے ہیں' اور شرح صحیح مسلم جلد 2 میں علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم عالیہ نے سیر حاصل بحث کی ہے' اس کے علاوہ رشید احمد گنگوہی اور ابن تیمیہ غیر مقلد نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد سلطان نعیمی......معلم مدرسہ غوثیہ حقانی

ضلع تھر پار کر

محمد سلطان نعیمی

صاحبزادہ احمد عاصم سلیم

سجادہ نشین داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

درگاہ عالیہ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

لاہور پنجاب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایسے الفاظ جن کا استعمال اہانت و دشنام (گالی) کیلئے رائج ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا بے کراہت جائز ہے۔اس عقیدہ اور اس عقیدہ کے قائل کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا حکم جاری فرماتی ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی.......عبیدالرضا قادری...........کراچی

الجواب

محترمی ومکرمی جناب عبیدالرضا صاحب.........................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام بارگاہ الوہیت میں بندہ بوسیلہ سید المرسلین! نہایت باادب واحترام دعا گو ہے' کہ اللہ رب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے درجات بلند فرمائے' آپ کو خطاؤں سے ہر وقت محفوظ فرمائے' اور آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو بحکم شریعت سزا دلوانے میں ہر طرح کی مدد فرمائے۔

آپ کا خط ملا اور پڑھنے کے بعد انتہائی دکھ اور تکلیف ہوئی کہ کلمہ گو ایسے اشخاص جو بظاہر تو مسلمان ہیں' مگر باطن میں اپنی عارضی خواہشات کی تکمیل کیلئے اس حد تک زبان دراز ہو جاتے ہیں کہ باطل سے خیرات لینے کی خاطر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی برا بھلا کہتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

محترم! آپ نے اس مسئلہ کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ (نعوذ باللہ) ''اہانت ودشنام والے الفاظ آقا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا بے کراہت جائز ہیں۔'' اس کے متعلق شریعت مطہرہ کیا حکم فرماتی ہے۔اس کے متعلق سب سے پہلے بندہ قرآن مجید کی آیات کو بحوالہ حکم الٰہی تحریر کرتا ہے' جن میں اللہ رب العزت حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام کا کس طرح ذکر فرما رہا ہے اور بے ادب وگستاخ کو کس طرح کی وعید فرما رہا ہے اور باادب لوگوں کیلئے فلاح ونجات کی خوشخبری دے رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لاَ تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ

(پارہ نمبر 1 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 104)

''اے ایمان والو! راعنانہ کہواور یوں عرض کرو حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيِقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ آمَنُواْ مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْم

(پارہ نمبر 10سورۃ التوبہ آیت نمبر 61)

''اوران میں کوئی وہ ہیں کہ غیب کی خبریں دینے والے کوستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کیلئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہے اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ☆لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُواْ مُجْرِمِيْنَ☆

(پارہ نمبر 10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 65، 66)

''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے۔''

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً

(پارہ نمبر 22سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 57)

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا اور آخرت میں، اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (پارہ نمبر 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 2)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔''

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (سورہ الفتح آیت نمبر 9)

''تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔''

فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِیَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(پارہ نمبر 9سورۃ الاعراف آیت نمبر 157)

''پس وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور (قرآن مجید) کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔''

لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً

(پارہ نمبر 18 سورۃ النور آیت نمبر 63)

''تم رسول کے بلانے کو ایسے ہرگز نہ سمجھنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔''

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ☆ سَوَاء عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(پارہ 28 سورۃ المنٰفقون آیت نمبر 5'6)

''اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ان پر ایک سا ہے' تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو' اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا' بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔''

انہی آیات پر اکتفا کرتا ہوں' اور اب ان میں جو احکام الٰہی ہیں ان کی مختصراً وضاحت تحریر کرتا ہوں۔

سورہ فتح آیت نمبر۹......لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾

میں اللہ رب العزت نے حکم فرمایا کہ تم مجھ رب کائنات پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم وتوقیر کرو۔ اس حکم سے معلوم ہوا کہ ایمان کی شرط اولین ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہا درجہ کی تعظیم وتوقیر کی جائے' یہاں اس بات کی وضاحت زیر بحث مسئلہ کے جواب میں آسانی پیدا کرے گی کہ اللہ پاک نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے عظموہ کے الفاظ بیان نہیں کیے بلکہ تعزروہ کا لفظ استعمال فرمایا' اس میں خاص حکمت مضمر ہے' کہ یہ بات ملحوظ خاطر رہے ہمیں کسی کی تعظیم میں مبالغہ کی اجازت نہیں ہے' والدین اور مرشد کی تعظیم بجا لانا واجب ہے' لیکن اس میں غلو کا حکم نہیں مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اس وقت تک تعظیم متصور ہی نہیں ہوتی' جب تک اس میں مبالغہ نہ ہو بایں سبب قرآن مجید میں تعظیم کی بجائے تعزیر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مفسرین نے تعزروہ کا معنی بیان کیا ہے کہ :

تبالغوا فی تعظیم علیہ الصلوٰۃ و السلام

یعنی اے امت مسلمہ کے افراد تم آقائے دوجہاں کی اس قدر تعظیم وتکریم اور توقیر بجالاؤ کہ وہ مبالغہ کی حد تک بلکہ یہاں تک کہ اس میں کوئی حد باقی نہ رہے، درحقیقت یہی اصل ایمان ہے۔

فقط یہ فرق قائم رہے کہ اللہ عزوجل معبود ہے اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد و رسول ہیں، آپ مخلوق اور وہ خالق ہے، اگر اس مقام پر عظموہ کہا جاتا تو پھر محض تعظیم بجالا نا مراد ہوتا، جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ...... (سورۃ الحج آیت نمبر 32)

''جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔''

ابتداءً درج کی گئی سورۃ الاعراف نمبر 157 فَالَّذِيْنَ آمَنُوا بِهِ ......﴾

میں اللہ پاک فرمار ہا ہے کہ ایمان کے بعد عَزَّرُوهُ پھر نَصَرُوهُ پھر وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِیَ أُنزِلَ مَعَهُ یعنی جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں وہ سب سے پہلے آپ کی تعظیم کریں پھر ان کی ہر طرح مدد کریں پھر قرآن مجید کی اتباع کریں، گویا اللہ رب العزت نے واضح کر دیا ہے، کہ ایمان والو! تم ہرگز قرآن کی اتباع نہ کرسکو گے جب تک میرے رسول کی تعظیم بے حد وحساب نہ کرو گے، اور اپنی اولاد ومال حتیٰ کہ جان سے ان کی مدد نہیں کرو گے، (یعنی ہر حال اور ہر طریقہ سے مدد) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ونصرت اصل ایمان اور بنیاد اتباع قرآن ہے۔ اس آیت کے آخری حصے میں رب تعالیٰ فرمار ہا ہے کہ اسی طرح عمل کرنے والے ہی کامل ایمان والے فلاح پانے والے اور مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

ابن تیمیہ نے اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

لانا نسفک الدمائو نبذل الاموال فی تعزیر الرسول وتوقیرہ ورفع ذکرہ و اظہار شرفہ وعلو قدرہ

(الصارم المسلول 207)

''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑائی بیان کرتے ہیں، اور آپ کی تعظیم وتکریم اور آپ کے ذکر کو بلند کرنے اور آپ کی بزرگی وعظمت کو ظاہر کرنے اور آپ کی علو قدر ومنزلت میں اپنے خون بہاتے ہیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔''

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 2 يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا ......﴾

کے مطالعہ سے ہمیں ادب واحترام رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہایت واضح صورت میسر آتی ہے کہ اللہ رب العزت فرمار ہا ہے کہ خبردار ہرگز ہرگز اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک سے بلند نہ کرنا اور قابل غور در ایں مسئلہ کہ اپنی بات کو چلا کر نبی سے نہ کہنا ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے، اور اللہ پاک اعمال کے ضائع ہونے کی خبر بھی نہ ہونے دے گا۔

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 104 يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا ......﴾

میں ارشادِ باری تعالیٰ واضح ثبوت فراہم کررہا ہے کہ کوئی ایسا لفظ جس سے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی وبے ادبی کا شائبہ متکلم یا سامع کے ذہن میں پیدا ہو،اس کا استعمال بھی حرام ہے۔اس میں کہا گیا کہ راعنا کہہ کر توجہ نہ مانگا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو۔راعنا کو استعمال کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا اس کی تفسیر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو جب مجلس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو وہ کہتے راعنا یعنی ہماری رعایت فرمائیں مگر یہودی جو زبان مروڑ کر راعنا کہتے دراصل وہ عبرانی زبان کا لفظ راعینا کہتے جس کا مطلب ہے اے ہمارے چرواہے قربان جایئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان محبوبیت پر کہ اللہ تعالیٰ کو ذرا سی بھی گستاخی وبے ادبی اپنے محبوب کیلئے گوارا نہیں،اس پر آیت نازل فرما کر تمام موہم الفاظ پر بھی ہمیشہ کیلئے حکماً بندش لگادی۔

ابتداءً درج کی گئی آیات میں سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 61 ﴿وَمِنهُمُ الَّذِینَ یُؤذُونَ النَّبِیَّ ......﴾

میں اللہ رب العزت منافقین کے متعلق بیان فرمارہا ہے،کہ جو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف وایذاء دیتے تھے،اس آیت کا شان نزول اس طرح ہے کہ منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ اور ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا،جلاس بن سوید منافق نے کہا کہ ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں،اس پر اللہ پاک نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

اس قرآنی استدلال سے اس امر کا ثبوت مل گیا کہ حضور نبی اکرم عالی مرتبت ومقام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے گستاخانہ الفاظ یا ناشائستہ بات کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔

سورۃ التوبہ ہی کی آیت نمبر 65 ﴿وَلَئِن سَأَلتَهُم لَیَقُولُنَّ ......﴾

میں اللہ رب العزت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمارہا ہے کہ اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل کرتے تھے،تم فرماؤ اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہنستے ہو۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے،کتنا بعید خیال ہے ایک نفر تو بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا،ہم تو راستہ کاٹنے کیلئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کررہے تھے،ان پر یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ پاک نے ساتھ ہی حکم فرمادیا،کہ سورۃ التوبہ آیت نمبر 66 لَا تَعتَذِرُوا قَد کَفَرتُم ......الخ،میں اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو ان نعف عن طائفة منكم کہہ کر توبہ اور معافی کا اشارہ کیا جو زبان سے گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوئے،مگر

چونکہ وہ صرف ہنستے تھے لہٰذا انہوں نے ان آیات کے نزول کے بعد فوراً سچے دل سے توبہ کی جس پر اللہ نے انہیں معاف فرمادیا' مگر لاَ تَـعْتَـذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فرما کر گستاخان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی بھی عذر کو قبول نہ کرنے کی سند وثبوت فراہم کردیا' اور واضح کردیا کہ گستاخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ہے۔

سورۃ التوبہ ہی کی آیت نمبر 73 میں اللہ پاک فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ

''اے غیب کی خبریں دینے والے جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔''

درج بالا قرآنی آیات سے ثابت ہوگیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اہانت ودشنام والے الفاظ حضور کو ایذا دینا ہے' حضور کو ایذا دینا اور گستاخی کرنا کفر ہے۔

اب میں عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گستاخان رسول کی سزا کے متعلق احادیث بیان کرتا ہوں :

کعب بن اشرف یہودی کا قتل

کعب بن اشرف یہودیوں کے قبیلہ بنو قریظہ سے تھا' یہ شخص اپنے قبیلہ کا سردار تھا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے متعلق اہانت آمیز اشعار کہتا اور ہجو وہرزہ سرائی بھی کرتا تھا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذات خود اس کے قتل کا حکم صادر کیا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی جلد 2 صفحہ نمبر 576) پر رقم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله من الكعب ابن الاشرف فانه قد ازمى الله ورسوله

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیوں کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی۔

يا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم

''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ فرمایا' ہاں۔''

ابو رافع یہودی کا قتل

اس کا پورا نام ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق تھا' بڑا مالدار وتونگر تھا' مسلمانوں کے خلاف اس نے قبیلہ غطفان کی مالی امداد کی تھی' یہ نہ صرف شان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گستاخی واہانت کا ارتکاب کرتا' بلکہ اہل ایمان کو ایذا بھی پہنچاتا تھا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی فساد انگیزی میں زیادتی کی بنا پر چند لوگوں کو اس پر مامور کیا جنہوں نے

اسے قتل کر دیا' حدیث یوں ہے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی جلد2 صفحہ 577)

بعث رسول الله الیٰ ابی رافع الیهودی رجالا من الانصار و امر علیهم عبدالله بن عتیک و کان ابو رافع یوذی رسول الله ویعین علیه

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی کی طرف انصار کے چند آدمی بھیجے عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر مقرر کیا' ابورافع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت پہنچایا کرتا تھا' اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کافروں کی مدد کیا کرتا تھا۔

ام ولد کو گستاخی رسول پر سزائے موت

ایک نابینا صحابی ام ولد تھی' جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے ادبی و گستاخی اور اہانت وتنقیص کا رتکاب کرتی' ہجو ہرزہ سرائی بھی کرتی کیا کرتی تھی' نابینا اس لونڈی کے آقا و مولیٰ ہونے کے ناطے اسے گستاخی و بے ادبی سے منع کرتے' ڈانٹتے جھڑکتے لیکن وہ اس خباثت سے باز نہ آتی' بلکہ ہٹ دھرمی' اور ضدی پن کا مظاہرہ کرتی تھی' کسی بھی صورت گستاخی کی روش ترک کرنے پر آمادہ نہ تھی' حسب معمول اس نے ایک شب شان رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی و گستاخی' تنقیص وتوہین کا آغاز کیا اور برا بھلا بھی کہا' صحابی رسول کی غیرت گستاخی برداشت نہ کرسکی چھرا اٹھایا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا' یوں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس کا قصہ ہی تمام کر دیا' جب صبح ہوئی تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کے قتل کا ذکر ہوا' آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحدود صفحہ 281)

انشد الله رجلا فعل ما فعل لی علیه حق الاقام فقام الاعمیٰ یتغطی الناس هو یتزلزل حتیٰ قعد بین ید النبی فقال یا رسول الله ان صاحبها کانت تشتمک وتقع فیک فانهاها فلا تنتهی و ازجرها فلا تنزجر ولی منها ابنان مثل اللولوتین و کانت بی رفقیه فلما کان البارحة جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعة فی بطنها و اتکات علیها حتیٰ قتلتها فقال النبی الاا شهدوا ان دمها هدر

''جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے وہ کھڑا ہو جائے' یہ سن کر وہی نابینا صحابی کھڑا ہوا لوگوں کو پھاندتا اور لرزتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس لونڈی کا قاتل ہوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کرتی تھی میں اسے منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آئی جھڑکتا تھا پھر بھی نہ مانی اس کے پیٹ سے موتیوں جیسے دو

میرے بیٹے ہیں وہ میری رفیقۂ حیات تھی گزشتہ رات وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی اور ہجو کرنے لگی تو میں نے چھرا اس کے پیٹ پر رکھا زور سے دبایا یہاں تک کہ وہ مرگئی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا گواہ ہو جاؤ اس کا خوں رائیگاں گیا۔" (یعنی اس کے قاتل سے قصاص ودیت کچھ بھی نہ لیا جائے)۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ 308 پر حدیث مبارکہ ہے کہ :

عن علی ان یھودیه کانت تشتم النبی وتقع فیه وخنقھا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ دمھا

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی و گستاخی اور ہجو اور طعن کرتی تھی، بنابریں ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مرگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

من سب نبیاء فاقتلو ہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ

(الشفاء جلد2 صفحہ 948)

"جو شخص کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔"

درج بالا تمام احادیث کے الفاظ صراحتاً اس امر پر دلالت کر رہے ہیں کہ اہانت و گستاخی انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی بھی شان اقدس میں کی گئی تو اس کے مرتکب کو بغیر کوئی موقع دیئے اور توبہ قبول کیے قتل کر دیا جائے گا، یہ سزائے قتل اس پر بطور حد واجب ہے۔

محترم! قرآن واحادیث کا اس مسئلہ کی رو سے مطالعہ کرنے سے بہت سی آیات اور احادیث بطور دلیل پیش کرنا چاہتا ہوں مگر چونکہ درج بالا تحریر میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث ان احکامات کی عملی صورت مکمل ثبوت فراہم کر رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم بے حد اور توقیر وتکریم کی جائے اور گستاخی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز قبول نہ کیا جائے بلکہ گستاخی کے مرتکب کو حداً قتل کیا جائے اور اس قتل کی کوئی سزا نہ ہوگی نہ قصاص و نہ دیت۔

اس فتنہ کے دور میں آپ ثبوت وشواہد اور گواہ اکھٹے کر کے اس کے خلاف پرچہ درج کروائیں اور اس کو قرار واقعی سزا قرآن وسنت کی روشنی میں دلوائیں بندہ ناچیز نے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نسبتی اولاد ہونے کی وجہ سے تحقیقی جواب تحریر کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ یہ مسئلہ مفتی حضرات کے فیصلوں کی روشنی میں ہی فائنل کیا جائے تا کہ کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے پائے۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دست بستہ التجا ہے کہ ہمیں شر نفس شر شیطان اور شر جن وانسان سے محفوظ فرمائے اور آقا صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہر حال میں ہمیں ایمان وسلامتی عطا فرمائے اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حفاظت ناموس کی خاطر جام شہادت اور مقام شہادت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

والسلام

احقر العباد

صاحبزادہ احمد عاصم سلیم

سجادہ نشین: درگاہ عالیہ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

صدر: تنظیم اصلاح احوال نوجوانان خانوادہ حضرت شیخ ہندی رحمتہ اللہ علیہ

جنرل سیکرٹری: ہجویری فاؤنڈیشن لاہور

منتظم اعلیٰ: فیض عالم نعت کونسل لاہور

نوٹ: فتاویٰ وصولیابی کے بعد شامل رسالہ کئے گئے۔

علمائے دین ومفتیان شرع متین کے یہ فتاویٰ ہم نے فلاح دین ونفع مسلمین کی خاطر شائع کئے جس کو مزید تفصیل درکار ہو وہ ہماری کتاب ''تنویر الابصار علیٰ رد توبة والافکار المعروف انصاری صاحب کے عرفان کی جھلکیاں'' لاحظہ فرمائیں مذکورہ کتاب میں ان تمام فتاویٰ کے عکس بھی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

اللہ جل مجدہ اس رسالہ ہدایت قبالہ کوشرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشدوہدایت کا سبب بنائے ہر بدینی اور گمراہی سے بچائے نیک ومومن صالح بنائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمْ

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوھاب خان القادری الرضوی غفرلہ

جمعرات جامع البرکات

18/جمادی الثانی 1425ھ مطابق 5/ اگست 2004ء

کیسا ھے قانون مول آنہ؟

یہ گستاخوں کا تم سے پوچھتا ہے خون مول آنہ
یہ کیسی ہے شریعت کیسا ہے قانون مول آنہ
نیت میں ہو جو گستاخی تو گر حد پھر کریں جاری
تو گستاخوں پہ فتوں کا ہے کیا مضمون مول آنہ
نیت کا علم تو ہے غیب سو معذور ٹھہریں گے
یہ ہیں مفتی زمانے کے نہیں مجنون مول آنہ
تمہاری اس روش سے سنیت کا خون ہوتا ہے
جو ہے ایمان پر ثابت نہیں محزون مول آنہ

ارے جب کہہ دیا کہ زہر ہے تو چکھنا کیا معنی
بھلے کوئی خمیرہ ہو یا ہو معجون مول آنہ
نیت تو مثل مردہ ہے کسی کو کیا خبر اس کی
کہ اس مٹی کے اندر کون ہے مدفون مول آنہ
تجھے شوق ہلاکت ہے تو پھر اچھا تیری مرضی
مگر دوزخ ہے تیرے واسطے اک ''ن'' مول آنہ
یہ فتوے بیچ مت تاجر اگر شوق تجارت ہے
تو ہاں اک کھول لے کریانہ و پرچون مول آنہ
جسے تعظیم کا ہو پاس کب منہ کھول کر بولے
کرے گا کیا ادب جو ہو بہت باتون مول آنہ
نیت ہو یا نہ ہو گالی تو پھر گالی ہی رہتی ہے
جو گالی کو کہے جائز وہ ہے معطون مول آنہ
بہت کچھ کہہ لیا اس نون کے پیرائے میں جامؔی
مگر اک قافیہ تو اور لو خاتون مول آنہ

از نتیجۂ فکر: محمد جواد رضا خاں جامؔی